OPEN ACCESS
MA'ARIF-E-ISLAMI (AIOU)
ISSN (Print): 1992-8556
ISSN (Online): 2664-0171
https://mei.aiou.edu.pk

صوفیاء کرامؒ کے افکار کا امام شعرانی کی تعلیمات کی روشنی میں جائزہ

Review of Sufi Thoughts in the light of Imam Abdul Wahab Sherani's Preaching

ڈاکٹر عبدالمجید بغدادی
اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ عربی علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد
رحمت باؤجی
پی ایچ ڈی ریسرچ سکالر، وفاقی اردو یونیورسٹی کراچی

Abstract

The religious scholars who were a symbol of guidance to the people, who brought the light of Islam to this world, are many and amongst them distinguished is Imam Abdul Wahab Al Sherani. Imam Abdul Wahab Al Sherani is a scholar who wrote books on different sciences, he was a Sufi, and he wrote more than ٣٠٠ books; no doubt that he was a big Sufi Scholar. In this Article with the recognition of his services, I will explore about his beliefs and theories. It is a critical study on his Beliefs and Theories.
Abdul Wahab Sherani is such a person he is not only a Sufi, but also a renowned scholar of his age, we can find in his teachings a complete message of his beliefs and theories .He is not only known in Pakistan alone but is also recognized as an authority all over the world as a Sufi Muslim.
Keywords: religious scholars, Islam, Imam Abdul Wahab Al Sherani, Sufi Scholar, Sufism, Beliefs, Theories.

آپ ﷺ اپنی خلقت نوری میں تمام مخلوقات سے پہلے اور ولادت بشری کے اعتبار سے تمام انبیاء و مرسلین سے آخر میں پیدا ہوئے۔اس لیے آپ ﷺ کو ختم نبوت کے تاج سے سرفراز فرمایا گیا اور آپ ﷺ کی رسالت ونبوت کی ذمہ داریوں کو کسی نئے نبی کی بجائے امت مسلمہ کی طرف منتقل کر کے اسے " كُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ وَتُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ(1) یعنی تم بہترین امت ہو جسے لوگوں (کی بھلائی) کے لیے پیدا کیا گیا تم نیکی کا حکم دیتے اور برائی سے روکتے ہو" کے پیغام کے ذریعے اس کا مقام بھی بتا دیا اور ذمہ داریوں سے بھی آگاہ کر دیا۔

یہ امت محمدیہ تمام امتوں سے اس لیے بہتر ہے کہ اس کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ اپنی حیات مستعار کو نیکی کی ترغیب واشاعت اور برائی سے روکنے کے بعد نفس مطمئنہ کی صورت میں اپنے رب کے حضور اس طرح حاضر ہو کہ وہ اپنے رب سے اور اس کا رب اس سے راضی ہو۔

آپ ﷺ نے اپنی حیات طیبہ میں امر بالمعروف و نہی عن المنکر پر عمل کر کے امت کے عام افراد کے لیے بالعموم اور داعیان اسلام کے لیے بالخصوص "اسوہ حسنہ "چھوڑا ہے جو آپ ﷺ کے ارشادات مبارکہ اور آپ ﷺ کے عمل مبارک پر مشتمل ہے اور ہماری راہنمائی کے لیے کافی ہے۔آپ ﷺ نے اپنے ارشادات گرامی سے اصل خرابی کی جڑ کو او طرح واضح فرمایا: الدنیا رأس کل خطیئة [۲] یعنی دنیا (کی محبت) تمام گناہوں کی جڑ ہے۔ اسی طرح ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا: الدنیا مزرعة الآخرة [۳] یعنی دنیاآخرت کی کھیتی ہے۔

اس کا مطلب ہے کہ گناہوں سے بچنے کے لیے دنیا سے کنارہ کشی اختیار کرنا نہیں بلکہ اس کی محبت سے دل فارغ رکھنا ہے اور اس بات کو ذھن نشین کرنا ہے کہ کہ دنیا محض عمل کی جگہ ہے اور اس کا صلہ آخرت میں حاصل ہو گا۔

سب سے بہترین دور جیسا کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: خير القرون قرنى ثم الذين يلونهم ثم الذين يلونهم [۴] یعنی بہترین زمانہ میرا زمانہ ہے پھر وہ لوگ جو ان سے ملے ہوئے ہیں اور پھر وہ جو ان سے ملے ہوئے ہیں

مرور زمانہ کے ساتھ امر بالمعروف و نہی عن المنکر کی ذمہ داری علماء کرام اور صوفیاء عزام کے حوالہ کر دی گئی اور علماء کرام کے شانہ بشانہ صوفیاء کرام نے اس میں بنیادی کردار ادا فرمایا ہے انہیں بزرگوں میں سے ایک نامی گرامی بزرگ عبد الوہاب شعرانیؒ ہیں جن کی ساری زندگی امت محمدیہ کی اصلاح میں گزری،اس سلسلے میں آپ کی طرف سے کی گئی کاوشوں کا مختصر جائزہ ذیل میں پیش کیا جارہاہے۔

حالات زندگی

آپ کا پورا نام عبدالوہاب بن احمد بن علی حنفی ہے جو محمد بن الحنفیۃ کی طرف منسوب ہے اسی طرح شعرانی یا شعراوی (قریہ کی مناسبت سے) انصاری، شافعی، شاذلی اور مصری سے بھی آپ کو منسوب کیا جاتاہے۔[۵] امام شعرانیؒ مصر کے علاقہ قلقشندہ میں ۸۹۸ھ بمطابق ۱۴۹۳ عیسوی میں پیدا ہوئے۔آپ بچپن میں ہی یتیم ہوگئے اور والدہ بھی انتقال فرما گئیں، پھر آپ کی پرورش آپ کے بھائی شیخ عبدالقادر الشعرانیؒ نے کی جس میں ایک ماں اور باپ دونوں کی کمی محسوس نہیں ہونے دی اور اس تربیت ہی کے نتیجے میں امام شعرانیؒ اپنے بھائی کی پرورش کی تعریف کرتے ہیں کہ یہ سب ان کی تربیت کا نتیجہ ہے۔[۶]

آپ کی کم عمری میں ہی آپ کے والدین کا انتقال ہو گیاآپ نے ابتدائی تعلیم اپنے گاؤں مناوی میں حاصل کی۔آپ نے آٹھ سال کی عمر میں قرآن مجید حفظ کر لیااور اسی عمر سے نماز کی اپنے اوقات میں باقاعدہ طور پر مواظبت شروع کر دی۔اس کے علاوہ آپ نے بہت سی کتب کے متون ازبر کر لئے جن میں سے "ابو شجاع" فقہ شافعی میں اور "متن الاجرومیۃ" علم نحو میں قابل ذکر ہیں جو آپ نے اپنے بھائی شیخ عبدالقادرؒ سے پڑھیں۔

بعد میں جب آپ قاہرہ تشریف لے گئے اس وقت آپ کی عمر تقریبا ۱۲ سال تھی آپ نے وہاں جامع ابی العباس الغمری میں قیام کیااور اس دوران مزید متون حفظ کیے جن میں سے کتاب المنہاج للنووي،الفيه ابن مالك،

التوضیح لابن هشام، جمع الجوامع الفية العراقي للحافظ العراقي، تلخيص المفتاح،شاطبی اور قواعد ابن هشام قابل ذکر ہیں:

قرآن مجید حفظ کرنے کے بعد آپ نے علامہ جلال الدین السیوطیؒ سے ملاقات کی اور ان سے کسب فیض کیا اور جب آپ کی عمر تقریباً تیرہ سال ہوئی تو آپ نے تصوف کا خرقہ علامہ جلال الدین السیوطیؒ کے دست مبارک سے پہنا۔(۷)

آپ کا تقریباً ۱۷ سال تک اس مسجد میں قیام رہا اور درس وتدریس سے وابستہ رہے۔ اور آپ کی زندگی کا اکثر حصہ مصر کے دارالخلافہ قاہرہ میں گزرا، جہاں آپ نے بقیہ علوم مروجہ کی تکمیل کی۔ اس کے بعد آپ نے اپنا مستقل مسکن قاہرہ کو ہی بنا لیا اور درس وتدریس کے علاوہ تبلیغی سرگرمیاں، وعظ ونصیحت کا فریضہ بھی یہیں انجام دیتے رہے۔

اساتذہ

طبقات الکبری میں شیخ عبدالوہاب شعرانیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے جن اساتذہ اور شیوخ سے علم میں اور تصوف میں کسب فیض کیا ان کی تعداد تقریباً پچاس ہے، جن میں سے اہم اساتذہ کے نام یہ ہیں:

۱۔ علامہ جلال الدین السیوطیؒ
۲۔ الشیخ امین الدین الامام والمحدث بجامع الغمری
۳۔ الشیخ الامام العلامۃ شمس الدین الدواخلی
۴۔ شمس الدین السمانودی
۵۔ الامام شہاب الدین المسیری
۶۔ نور الدین المحلی
۷۔ نور الدین الجارحی المدرس بجامع الغمری
۸۔ نور الدین السنہوری الضریر الامام بجامع الأزہر
۹۔ ملا علی العجمی
۱۰۔ جمال الدین الصانی
۱۱۔ عیسی الأخنائی
۱۲۔ شمس الدین الدیروطی
۱۳۔ شمس الدین الدمیاطی الواعظ
۱۴۔ الامام الحافظ شہاب الدین ابو العباس احمد القسطلانی
۱۵۔ صلاح الدین القلیوبی

۱۶۔ نور الدین بن ناصر
۱۷۔ الامام المتقی الہندی
۱۸۔ الامام العلامۃ نور الدین علی الأشمونی الشافعی
۱۹۔ سعد الدین الذہبی
۲۰۔ الامام العلامۃ المحقق برہان الدین بن ابی شریف المقدسی
۲۱۔ شہاب الدین الحنبلی
۲۲۔ الامام شہاب الدین الرملی المصری الشافعی
۲۳۔ ناصر الدین اللقانی (۸)

شیوخ

آپ کے شیوخ میں جو نام قابل ذکر ہیں وہ درج ذیل ہیں:

۱۔ شیخ الاسلام، امام زکریا بن محمد بن احمد بن زکریا الانصاری الشافعی (۹)
۲۔ الشیخ نور الدین علی الشونی الشافعی (۱۰)
۳۔ نور الدین المرصفی (۱۱)
۴۔ الشیخ محمد الشناوی (۱۲)
۵۔ الشیخ عارف باللہ علی الخواص (۱۳)
۶۔ ابو العباس الحریثی (۱۴)

تالیفات

آپ کی عمر مبارک تقریباً ۷۵ سال تھی۔ آپ نے اس دوران مختلف موضوعات پر تقریباً ۳۰۰ سے زائد کتابیں تالیف کیں، جن میں سے چند کے نام ذیل میں پیش کیے جاتے ہیں:

۱۔ الفتح المبین في جملة من أسرار الدین
۲۔ الأنوار القدسیة في معرفة قواعد الصوفیة
۳۔ الکوکب الشاهق في الفرق بین المرید الصادق وغیر الصادق
۴۔ البحر المورود في المواثیق والعهود
۵۔ البدر المنیر في غریب أحادیث البشیر النذیر
۶۔ الطبقات الصغری
۷۔ الطبقات الکبری المسماة بـ(لواقح الأنوار في طبقات الأخیار)
۸۔ الأنوار القدسیة في بیان آداب العبودیة

۹۔ الأنوار القدسية في معرفة قواعد الصوفية

۱۰۔ الطبقات الوسطى

۱۱۔ الدرر المنثورة في بيان زبد العلوم المشهورة

(جو علوم القرآن، فقہ، اصول فقہ، علم نحو، بلاغہ اور تصوف میں ایک موسوعہ شمار ہوتا ہے)

۱۲۔ كشف الغمة عن جميع الأمة، في الفقه على المذاهب الأربعة

۱۳۔ لطائف المنن والأخلاق في بيان وجوب التحدث بنعمة الله على الإطلاق، وهي (المنن الكبرى). في التصوف والأخلاق الإسلامية

۱۴۔ لواقح الأنوار القدسية في بيان العهود المحمدية

۱۵۔ المختار من الأنوار في صحبة الأخيار

۱۶۔ مختصر الألفية لابن مالك، في النحو

۱۷۔ مختصر التذكرة في أحوال الموتى وأمور الآخرة (تذکرة القرطبیّ)

۱۸۔ مختصر تذكرة الإمام السويدي في الطب

۱۹۔ تذكرة شهاب الدين أحمد سلاقة القليوبي الشافعي

۲۰۔ مختصر كتاب صفوة الصفوة (لأبي الفرج ابن الجوزي)

۲۱۔ مشارق الأنوار في بيان العهود المحمدية

۲۲۔ المقدمة النحوية في علم العربية

۲۳۔ الميزان الكبرى، في الفقه الإسلامي، ومذاهب أصول الفقه، وهو مدخل لجميع أقوال الأئمة المجتهدين ومقلديهم

۲۴۔ اليواقيت والجواهر في بيان عقائد الأكابر

۲۵۔ الكبريت الأحمر في بيان علوم الشيخ الأكبر، يدافع فيه عن محي الدين بن عربي

۲۶۔ درر الغوّاص على فتاوى سيدي علي الخواص[۱۵]

وفات

آپؒ پر فالج کا حملہ ہوا اور آپؒ تقریباً ایک مہینہ سے زائد اسی مرض میں مبتلا رہے اور پھر آپ اس دار فانی سے بروز سوموار بعد نماز عصر ۱۲ جمادی الاولی سن ۹۷۳ھ میں رحلت فرما گئے۔ آپ کے نماز جنازہ میں علماء، فقہاء، امراء اور فقراء کی بہت بڑی تعداد شریک ہوئی اور آپ کی تدفین جامع مسجد ازھر میں ہوئی جہاں آپ کو

حضرت امام حسینؓ کے سر مبارک کی طرف سے دفن ہونے کا شرف ملا۔ بعد میں آپؒ کے نور نظر شیخ عبدالرحمنؒ بھی وہیں مدفون ہوئے۔(۱۶)

امام شعرانی کے افکار و نظریات کا تحقیقی مطالعہ

تصوف کا تصور جیسے ہی ایک عام آدمی کے ذہن میں آتا ہے تو فوراوہ یہ سمجھ بیٹھتا ہے کہ شاید علم تصوف شریعت سے علیحدہ کسی چیز کا نام ہے۔ حالانکہ جب ہم صوفیاء کرام کی تعلیمات پر نظر ڈالتے ہیں تو ہمیں اندازہ ہوتا ہے کہ تصوف اور شریعت میں بال برابر بھی فرق نہیں ہے بلکہ شریعت کی اگلی منزل اور درجہ تصوف ہے۔

ہم دیکھتے ہیں کہ بعض اوقات علماء کرام اور عموما عوام الناس کی طرف سے صوفیاء کرام کے تصورات اور تعلیمات کو صحیح طور پر پڑھا اور دیکھا نہیں گیا بلکہ بلا سوچے سمجھے ان پر فتوے لگانے میں دیر نہیں کی جاتی۔ اسی حوالہ سے درج ذیل میں ہم امام عبدالوہاب شعرانیؒ کے افکار و نظریات کا جائزہ لیتے ہیں جس سے ہمیں بخوبی اندزاہ ہو سکے گا کہ صوفیاء کرام یا علم تصوف میں کس قدر شریعت کی پابندی ملحوظ ہوتی ہے۔

آپؒ طبقات الکبری کے مقدمہ میں ارشاد فرماتے ہیں:

"اے بھائی! تجھ پر اللہ کی رحمت ہو؛ تو جان لے کہ علم تصوف نام ہے اس علم کا جو اولیاء کے دلوں میں کتاب وسنت کے عملی نور سے مزین ہے۔ اور جو شخص اس راہ پر گامزن ہے اس کے لیے علوم واسرار اور ادب و حقائق ایسے روشن ہوتے ہیں جنہیں زبان سے بیان کرنا مشکل ہوتا ہے۔ اس کی مثال ایسے ہی ہے جیسے ایک عالم شریعت سے احکامات کو مستنبط کرتا ہے ویسے ہی ایک صوفی حقائق واسرار کو کتاب وسنت ہی کی روشنی میں معرفت پہچانتا ہے۔ نیز تصوف، شریعت میں احکامات پر عمل کرنے کے اعتبار سے مکھن کی مانند ہے"۔(۱۷)

آپؒ ماتریدیہ اور اشاعرہ دونوں کو سواد اعظم میں شمار کرتے ہیں۔ آپؒ فرماتے ہیں کہ:

"اے بھائی! تجھ پر یہ مخفی نہ رہے کہ تمام اہل سنت وجماعت کے عقائد و نظریات کی مدار ۲ قطب کے ارد گرد گھومتی ہوئی نظر آتی ہے۔ ان میں سے ایک شیخ امام ابو منصور ماتریدیؒ ہیں اور دوسرے شیخ امام ابوالحسن اشعریؒ ہیں۔ ان دونوں میں سے کسی ایک کی بھی اقتدا ہدایت کا راستہ متصور ہوگی اور وہ شخص اپنے عقیدے میں ہر طرح کے میل اور فساد سے محفوظ ہوگا۔ ماتریدیؒ کے پیروکار ماوراء النہر میں جبکہ امام اشعریؒ کے ماننے والے خراسان ،شام، عراق، مصر اور مغرب میں کثرت سے موجود ہیں۔ آگے جا کر آپؒ لکھتے ہیں کہ جب یہ بات کہی جاتی ہے کہ فلاں مسئلہ میں امام ماتریدیؒ کا نظریہ درست ہے اور فلاں میں امام اشعریؒ کا نظریہ درست ہے۔ اس کا قطعاً یہ مطلب نہیں ہوتا کہ باقی ائمہ کا نظریہ درست نہیں ہے"۔(۱۸)

آپؒ کی کتابوں سے ماخوذ امام شعرانی کا عقیدہ درج ذیل ہے:

"اعلم رحمك الله يا أخي أنه ينبغي لكل مؤمن أن يصـــرح بعقيدته وينادي بها على رؤوس الأشـهاد، فإن كانت صـحيحة شـهدوا له بها عند الله تعالى، وإن كانت غير ذلك بينوا له فسـادها ليتوب

منها، ...فيا إخواني، ويا أحبابي رضي الله عنا وعنكم: أشهدكم أني أشهد الله تعالى وأشهد ملائكته وأنبياءه أني أقول قولا جازما بقلبي: إن الله تعالى واحد لا ثاني له، منزه عن الصاحبة والولد، مالك لا شريك له، ملك لا وزير له، صانع لا مدبر معه، موجود بذاته من غير افتقار إلى موجد يوجده، بل كل موجود سواه مفتقر إليه في وجوده"[19]

اے بھائی! اللہ تجھ پر رحم کرے؛ ہر مسلمان مومن کو چاہیے کہ اپنا نظریہ کی ہر ایک کے سامنے وضاحت کرے، اگر درست ہوا تو لوگ اس کی اللہ تعالی کے ہاں گواہی دیں گے اور اگر غلط ہوا تو لوگ اس کی رہنمائی کریں گے تاکہ وہ توبہ تائب ہو سکے۔ اور اے بھائیو! اللہ تعالی آپ اور مجھ سے راضی ہو، میں تمہیں گواہ بنا کر اللہ تعالی، اس کے فرشتوں اور تمام انبیاءؑ کی گواہی دیتا ہوں اور حتمی یقین سے یہ اقرار کرتا ہوں کہ اللہ تعالی ایک ہے جس کا کوئی ثانی نہیں، وہ شرکت اور اولاد سے پاک ہے، وہ بلا شرکت غیر مالک الملک ہے جس کا کوئی وزیر نہیں ہے، وہ اپنی ذات اور وجود میں کسی کا محتاج نہیں لیکن تمام دنیا اپنے وجود کے لیے اس کی محتاج ہے"

اور آگے جا کر آپ اپنی بات ختم کرتے وقت لکھتے ہیں:

"یہ میری اپنے بارے میں گواہی ہے جو ہر اس شخص کے امانت ہے جس تک میری یہ بات پہنچے اور جب ان سے پوچھا جائے تو ان پر لازم ہے کہ وہ میری گواہی دیں۔ اور قیامت تک یہی اہل سنت وجماعت کا نظریہ ہے اور ہمارا نظریہ ہے جس پر ہماری موت ہو گی[20]

آیات متشابہات کے بارے میں آپ کا نظریہ

آیات متشابہات کے بارے میں آپؒ کا نظریہ ہے کہ:

"أنه يجب الإيمان بهذه الآيات على مراد الله تعالى، مع وجوب تنزيهه تعالى عن ظاهر تلك الألفاظ التي توهم التشبيه بالمخلوق، وهذا هو الأسلم وذهب أن التأويل بشكل عام لا يوافق الأدب مع الله تعالى، ولكن إذا دعت للتأويل ضرورة أو مصلحة فإن للعلماء أن يؤولوا من غير جزم بأن هذا هو مراد الله تعالى"[21]

یعنی ان آیات پر اللہ تعالی کی مراد کے مطابق ایمان لانا واجب ہے نیز ایسے تمام کلمات جن کے ظاہری معانی سے مخلوق کی تشبیہ کا شائبہ ہوتا ہے ان سے اللہ تعالی کہ بلند و پاک سمجھنا اور اس بات پر ایمان لانا لازم ہے اور ایسے الفاظ میں تاویل کرنے سے احتراز کیا جائے کیونکہ یہ اللہ تعالی کی شان کے لائق نہیں ہے۔ ہاں البتہ جہاں تاویل کی ضرورت محسوس کی جائے وہاں علماء اپنی رائے دیتے وقت احتیاط برتیں اور یہ ہر گز دعوی نہ کریں کہ یہی اللہ تعالی کی مراد ہے یا ہو سکتی ہے۔

آپؒ تاویل کو ایک حد تک جائز سمجھتے ہیں جیسا کہ کچھ علماء کی رائے ہے۔ آپ کے نزدیک جب تاویل کرنا لازم ہو تو ایسی صورت میں تاویل کرنا واجب سمجھتے ہیں۔[22]

مسئلہ حلول واتحاد کے بارے میں آپ کی نظریہ

آپ حلول اور اتحاد کو مطلّقا باطل متصور کرتے ہیں، آپ فرماتے ہیں :

"لا حلول ولا اتحاد، إذ القول بذلك يؤدي أنه ــ تعالى ــ في أجواف السباع والحشرات والوحوش، وتعالى الله عن ذلك علوا كبيرا"[۲۳]

یعنی نہ حلول ہے اور نہ ہی اتحاد کا عقیدہ درست ہے اگر درست مانا جائے تو ایسی صورت میں اللہ تعالی چوپائیوں، حشرات الارض اور جانوروں کے پیٹ میں بھی ہو گا جو کہ صریحا باطل ہے اور اللہ تعالی اس سے پاک وبلند ہے۔

نیز آپ محی الدین ابن عربیؒ سے نقل کرتے ہوئے باب الاسرار میں لکھتے ہیں :

"من قال بالحلول فهو معلول، وهو صاحب مرض لا يزول، ومن فصل بينك وبينه، فقد أثبت عينك وعينه...ولم يقل بالاتحاد إلا أهل الإلحاد..."[۲۴]

جس نے حلول کا دعوی کیا وہ بیمار ہے اور ہمیشہ رہے گا، جس نے اس میں فرق کیا اس نے خود کو اس سے الگ کیا.... اور حلول کے دعوے دار صرف اور صرف ملحد لوگ ہی ہیں۔

خلاصہ

آپؒ علم تصوف میں متاخرین صوفیاء کے امام نظر آتے ہیں۔ نہ صرف علم تصوف کو شبہات سے پاک اور صاف کیا بلکہ آپ نے علمی میدان میں متعدد تصانیف بھی مرتب کیں اور امت کی اصلاح فرمائی۔ آپ نے جب دسویں صدی ہجری کے نصف آخر میں کچھ لوگوں کو دیکھا کہ وہ اپنے آپ کو منصب ولایت پر فائز سمجھتے ہیں اور وعظ وارشاد کی دنیا بھی بسائے ہوئے ہیں لیکن اس کے ساتھ وہ حکمرانوں کے درباروں میں سجدہ نیاز بھی جھکاتے ہیں اور ان کی اس روش سے سادہ لوح مسلمان راہ حق سے دور ہو رہے ہیں تو آپ نے فریضہ حق کی بجاآوری کا قصد فرمایا اور لوگوں کی اصلاح کے لیے کمربستہ ہوگئے۔ اور آپ کی تعلیمات سے واضح طور پر اہل سنت والجماعت کے نظریات کی عکاسی ہوتی ہے۔

حواشی وحوالہ جات

۱ ۔ سورۃ آل عمران ۳: ۱۱۰۔

۲ ۔ کنزالعمال، حدیث نمبر ۶۱۱۴۷، ج: ۳، ص: ۱۹۴، مطبوعۃ الموسسۃ الرسالۃ، بیروت۔

۳ ۔ کشف الخفاء، حدیث نمبر ۱۳۱۸، ج: ۱، ص: ۳۶۴، دار الکتب العلمیۃ، بیروت۔

۴ ۔ جامع الترمذی، کتاب الفتن، حدیث نمبر ۲۳۰۹، دار الکتب العلمیہ، بیروت۔

۵ ۔ الشعرانی، عبدالوہاب، مقدمۃ لواقح الانوار القدسیۃ فی بیان العہود المحمدیہ، محمد عبدالرحمٰن المرعشلی، ص: ۹، دار احیاء التراث العربی، بیروت۔

٦ ۔الشعرانی، لطائف المنن والأخلاق، ص٦٦ و٦٨، بعناية: إحمد عناية، دار التقوى، دمشق، ط: ١/ ٢٠٠٤م.
۷ ۔الدکتور عبد الحفیظ القرنی،إمام القرن العاشر، ص: ۲۲، الہیئۃ المصریۃ العامۃ للکتاب، ۱۹۸۵.
۸ ۔الشعرانی، الطبقات الصغری، تحقیق: محمد عبد اللہ شاہین، ص: ۴۳، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، ط: ۱/ ۱۴۱۹ھ-/۱۹۹۹م.
۹ ۔لطائف المنن والاخلاق، ص: ۴۳-۴۷۔
۱۰ ۔المناوی، إمام عبد الرؤوف، الکواکب الدریۃ فی تراجم السادۃ الصوفیۃ (الطبقات الکبری)، ص: ۷۹۰، جلد: ۲، تحقیق: ڈاکٹر عبد الحمید حمدان، المکتبۃ الأزہریۃ للتراث.
۱۱ ۔الطبقات الکبری ج۲ص ۱۱۶۔
۱۲ ۔الغزی، إمام نجم الدین، الکواکب السائرۃ بأعیان المئۃ العاشرۃ، ص: ٦٧، تحقیق: جبرائیل جبور، نشر محمد امین دمج وشرکاہ، بیروت.
۱۳ ۔لطائف المنن والأخلاق: ص۵۵۔
۱۴ ۔إمام القرن العاشر ص ۱۴۰۔
۱۵ ۔الکتانی، محمد عَبد الحیّ بن عبد الکبیر ابن محمد الحسنی الإدریسی، المعروف بعبد الحہ الکتانی، فہرس الفہارس والأثبات ومعجم المعاجم والمشیخات والمسلسلات، ج۲ص ۱۰۸۰، دار الغرب الإسلامی –بیروت۔
۱٦ ۔الشعرانی، امام عبد الوہاب، الیواقیت والجواہر فی بیان عقائد الاکابر، ص: ۱٦، مکتبہ ثقافہ دینیہ، قاہرہ، مصر۔
۱۷ ۔ص: ۲۰۱۔
۱۸ الشعرانی، امام عبد الوہاب، القواعد الکشفیۃ الموضحۃ لمعانی الصفات الإلہیۃ: تحقیق دکتور: مہدی إسعد عرار، ص ۹۰-۹۱، دار الکتب العلمیۃ، بیروت ط: ۱/ ۱۴۲۷ھ-/۲۰۰٦م-الیواقیت والجواہر: ج۱/۱٦-۱۷.
۱۹ ۔الیواقیت والجواہر: ج۱/۱۸-۲۲، القواعد الکشفیۃ: ص۸۲-۱۹۰.
۲۰ ۔سابق مرجع ج۱/۱۸-۲۲
۲۱ ۔القواعد الکشفیۃ: ص۲۴۱-۲۴۲.
۲۲ ۔امام شعرانی، میزان العقائد، : ق۱/ب، قلمی نسخہ.
۲۳ ۔الیواقیت والجواہر، : ج۱/۱۱۵.
۲۴ ۔ابن عربی، شیخ محیی الدین، الفتوحات المکیۃ، : ج ۴ ص۹۷ ۳، طبعۃ دار الفکر.